رَفُو الخِرْقَة
بِشَرَفِ الحِرْفَة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ خالق الحرف ومقدر الصنائع والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد ذی المعارج والبدائع وعلی آلہ وصحبہ مؤدی الامانات الی اہلہا والودائع

اما بعد یہ رسالہ ہی بیان مین اختیار حرفہ وصنعت کی بعض جاہلون کو یہ خیال ہوتا ہی کہ پیشہ کرنا ایک طرح کی ذلت ورذالت ہی واسطی صاحب پیشہ کے اور جو لوگ اہل شرف ہین وہ اختیار حرفہ وکسب سی عار رکھتے ہین سو یہ بلا وسفاہت سوا ان بلاد ہند کی کسی اور ملک مین دیکھی سنی نہین گئی بلکہ عامہ مخلوق خدا کا رزق خدائی اسی پیشہ وری اور اکتساب صنائع مین رکھا ہی اور اصول جملہ حرف و صنائع کے مشکوٰۃ نبوت انبیاء علیہم السلام سے یا ملوک صلحاء یا اولیای کرام سے

ماخوذ ہین الا ماشاء اللہ تعالی اور کتاب عزیز و سنت مطہرہ مشتمل ہے بیان
اصول حرف پر بلکہ شارع علیہ السلام نے ترغیب دی ہے عمل ید پر سو یہ عمل
بدون اکتساب حرفہ کے نہین ہوسکتا ہی پس جبکہ ثبوت شرف وجواز پیشہ وری
کا قرآن وحدیث وشرع شریف وکتب سیر و تواریخ سے از آدم علیہ السلام
تا ایندم ثابت ہی تو پھر عار کرنا شرفاء کا اس شرف سے اور رذالت سمجھنا احتراف
کا یعنی جو یہ جہل اولاد شرفای ہند مین بسبب بے علمی کے حادث ہوا ہی اور اسی
وجہ سے جبکہ سب معایش اونکی جو بوجہ علم وفضل آباء واجداد طرف سے ملوک کی
بطور ملک و وظیفہ مقرر تھی باقی نرہی اور غربت وافلاس وتہیدستی وفقر واحتیاج
نے دامن اونکا پکڑا تو اونھون نے اختیار کرنا کسی حرفے کا اپنے لیے ذلت و
رذالت سمجھکر پسند نہ کیا ورنہ اللہ تعالی نے حرف وصنائع مین یہ برکت نمایان رکھی
ہے کہ صاحب حرفہ سد رمق سے تو ہرگز محروم نہین رہتا ہے اور بقدر کفاف
کے اوسکو ضروری رزق مل جاتا ہی اور یہ احتراف واکتساب اوسکو مذلت سوال
ورذالت گدائی سے محفوظ رکھتا ہی پھر کسی حرفے مین ایسی وسعت بھی دیکھی
گئی ہے کہ صاحب حرفہ آلاف الوف کا مالک ہوگیا اور مقدورات اوس کے
اندازۂ حساب سے بڑھ گئے یہ برکت کسی اور ہنر مین کم ہوتی ہے الغرض اس جگہ
ثابت کرنا شرف احتراف کا ہی نہ استقراء جملہ صنائع کا تاکہ مومن دیندار عقیدہ اپنا
بابت اس مسئلے کی درست کرلے اور بصورت میسر نہ آنے رزق کے بذریعہ نوکری

چاکری و حکومت و علم و فن کی اگر ممکن ہو تو کسی قسم کی ۔ تجارت یا صنعت یا حرفت سیکھکر
اپنی اور اپنے اہل و عیال کی شکم پروری کرے ہان جو حرفے ایسے ہین کہ
شرعا جائز نہین اونسے احتراز کرنا ضرور ہے یا جو حرفے مخصوص بر ذالت ہین اونسے
بھی بچنا بہتر ہوتا ہے غالب صحابہ و تابعین و تبع تابعین و رواۃ حدیث و علمای دین
و مجتہدین شرع مبین اہل حرفہ گذری ہین حضرت ابوبکرؓ بزازی کرتے تھے اور
حضرت عمرؓ بیع و شرا اور عثمان رضی اللہ عنہ تاجر تھے اور راویان حدیث مین
کوئی زیات تھا اور کوئی سمان اور کوئی حذار اور امام ابوحنیفہ و ابن سیرین تاجر تھے
اور اولیا مین کوئی نساج اور کوئی خراز اور کوئی دقاق اور کوئی حداد اور کوئی
وراق اور کوئی قصار اور کوئی حلاج اور کوئی جمال اور کوئی خواص تھا و قس علی ذلک
اگر سب کا استقرار کیا جاوے تو اوراق کثیرہ مستغرق ہو جائین غرضکہ حرفہ اور چیز ہے اور
نسب انسان کا اور چیز اول صفت ہے اور ثانی ذات ہے نسب مین ساری بنی آدم
ایک ہین اس لیے کہ آدم و حوا کی اولاد مین ہین آدم مٹی سے پیدا کیے گئے تھے
یہی اصل ہے ہر آدمی کی فخر کرنا نسب پر شعار جاہلیت کا ہے نہ شعار اسلام کا ہان
اللہ تعالی نے نسل آدم کو شعوب و قبائل پر منقسم فرما دیا ہے اسمین بہت سی فوائد و
مصالح مندرج ہین از انجملہ ایک بات یہ ہے کہ صلہ رحم موقوف ہے معرفت انساب پر
یا مثلا بنی ہاشم کو فضیلت دی ہے غیر پر اس امر مین کہ مال زکوۃ اونپر حرام ہے یا بنے
فاطمہ مخصوص ہین ساتھہ مزید شرف و کرم و فضل کے اور انمین فی الجملہ رعایت کفاءت

کی ہی ملحوظ رکھی گئی ہے سو ان اضافات کی وجہ سے یہ بات لازم نہین آتی ہی
کہ سادات غیر سادات کو حقیر و ذلیل و خوار و رسوا سمجھکر بنظر حقارت دیکھین کہ یہ
عین جہل و فسادِ محض ہی کیونکہ یہ امتیاز انساب کا اسی دنیا مین واسطی انتظام
کارخانہ عالم فانی کے ہے اور جہان جاودانی مین کسی نسیب و حسیب کو کوئی نسب
و حسب کام نہ آئیگا الا من اتی اللہ بقلب سلیم قول فیصل رب کریم کا اس معاملہ عظیم
مین یہ ہی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور فرمایا ہی ان اولیاءہ الا المتقون قیامت
مین جو کچھہ عزت و آبرو ہوگی وہ اہل علم و اہل دین و تقوی کی ہوگی پس نہ کسی
بادشاہ و امیر و وزیر و حاکم و والی و پہلوان اکول و شروب و نحو ہم کی بلکہ یہ سب
تکبر و فخر کرنے والی ذات و نسب پر اوس دن سب سے زیادہ ذلیل و خوار ہونگے اور
سورچی کی طرح پامال خلائق ہو رہینگے یہ ساری خیالات اہل دنیا و متکبرین جہلا کے
ابطل اباطلات ہین حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے باز رہین قومین فخر کرنے سی
باپ دادون پر جو مر گئے ہین وہ تو کوئلا ہین جہنم کے یا خوار تر ہین اللہ پر گبریلی سی
جو اپنی ناک سی غلیظ کو لڑکاتا ہے اللہ نے تم سی نخوت جاہلیت اور فخر باآبا کو
دور کردیا اب تو یہی مومن تقی ہے یا فاجر شقی ہے سب لوگ بنی آدم ہین آدم مٹی
سے بنے ہین رواہ الترمذی و ابو داؤد اور حدیث عیاض بن حمار مجاشعی مین
رفعا آیا ہی کہ اللہ نی مجھے وحی بھیجی ہے کہ تم خاکساری اختیار کرو کوئی کسی پر فخر اور
ظلم نکری رواہ مسلم مراد فخر سے دعوی عظمت و کبر و شرف کا ہی الغرض انسان کو لازم ہے

کہ جب اونے اقرار ایمان کا کرلیاہی تواب ہر باب وفصل مین مطابق شرع شریف
کے قول وفعل وحال مین رہی کسی جاہل بددین اور دنیادار مغرور کے کہنے سننے
مین آکر اپنے دین کو ضائع نکرے وباللہ التوفیق

فصل بیان مین ترغیب وثبوت شرف اکتساب کے

قال اللہ تعالی وعلم آدم الاسماء کلہا سیوطی نے اصول لغت مین ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر مین نقل کیا ہے کہ اونہون نے فرمایا ہے علمہ
فی تلک الاسماء الف حرفۃ مما یحتاج اولادہ الیہا کما علمہ الالسن کلہا من العربیۃ
والسریانیۃ والعبرانیۃ وغیرہا پہر آدم نے ہر چیز کا نام رکہا وہی نام اوس چیز
کا قیامت تک چلا جاتا ہے جب اونکی اولاد کثرت سے ہوئی تو ہر ایک نے اونسے
ایک زبان اور ایک حرفہ سیکہہ لیا جس کو جتنی استعداد تحصیل کمالات آدمیت
کی تہی وہ اوتنا ماہر صناع محترف ہوگیا اور وہ حرفے قرنا بعد قرن اور بطنا بعد بطن
اونکی اولاد مین باقی رہگئے ہر حرفہ اوس شخص کی طرف منسوب ہوا جس سے اوسکی
ابتدا ہوئی تہی اور رہا تہہ پر اوس کی متعین ٹہیرا تہا جیسے کتابت وخیاطت کہ یہ
ادریس علیہ السلام سی نکلی ہی شیخ علامہ علاء الدین سکتواری رح نے محاضرۃ الاوائل
ومسامرۃ الاواخر مین لکہا ہی کہ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ نسبت ہر ایسے حرفے کی جسکا واضع
اول معلوم نہو طرف آدم صفی علیہ السلام کی کرنا چاہیے اور انتساب حرفے کا طرف
خلاف ملت اسلامیہ کے جائز نہین ہے جیسے کسی حرفے کو طرف جمشید وغیرہ کی

منسوب کرنا اگرچہ اخذ حرفے کا وقت ضرورت کی کافر سے بھی جائز ہے کیونکہ نبی آدم
حاجتمند حرف ہوتے ہین سوجب کوئی حرفہ ایسا ہو کہ امر معاش مین جائز ہے اور
تاریخ اوس کے واضع اول کی علی التحقیق معلوم نہین ہوسکتی ہے تو اوسکا انتساب
طرف ابو البشر علیہ السلام کی ہونا چاہیے اس لیے کہ یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ
حق تعالی نے اون کو ہمراہ تعلیم اسمار اشیار کے ہزار حرفے بھی تعلیم فرما دیے تھے
تو اس اعتبار سے وہی مقتدی ٹھیری اس لیے کہ وہ اصل ہر کمال اور معدن حقائق
اکوان واحوال تھے وھو اول خلیفۃ ظھر بالکمالات الکائنۃ فی الاکوان فلیحفظ
ذلک واللہ الموفق انتہی مقدام بن معدی کرب رفعاً کہتے ہین ما اکل احد طعاما
قط خیرا من ان یاکل من عمل یدہ وان نبی اللہ داؤد کان یاکل من عمل یدہ رواہ البخاری
وغیرہ ابن ماجہ کا لفظ رفعاً یون ہو ما کسب الرجل کسبا اطیب من عمل یدہ یعنی کہانا
کسی شخص نے کوئی کہانا بہتر اس سے کہ اپنے ہاتھ کے کام سے کہائی داود علیہ السلام
اپنے ہی ہاتھ کے عمل سے کہاتے تھے سب سے زیادہ پاکیزہ تر کمائی اپنے ہاتھ کا کام ہے

ہر کہ نان از عمل خویش خورد — منت حاتم طائی نہ برد

یہ حدیث دلیل ہی شرف عمل بالید پر اور مرغب ہی اکتساب مین اس مین سارے
اعمال وحرف وصنائع دستکاری عموماً وشمولاً داخل ہین مگر وہ سے عمل جو کہ مثلاً شرع
مین ناجائز ٹھیرا اس عمل کو حضرت نے اطیب کسب فرمایا ہی اس سے زیادہ اور کیا
شرف واسطے حرفے کے درکار ہی کہ جو کچھ ماسوا اس حرفے کے ہے وہ درجے مین

حرفی سے کمتر ہی حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی لان یحتطب احدکم حزمۃ علی ظہرہ
خیر لہ من ان یسال احدا فیعطیہ اویمنعہ رواہ مالک والبخاری ومسلم والترمذی
والنسائی یعنی اگر ایک شخص ایک گٹھہ لکڑی کا اپنی پیٹھہ پر لادکر لاوی تو یہ بہتر ہے
اس سی کہ کسی سے وہ سوال کری پھر وہ شخص اوسکو دے یا نہ دی اس حدیث سی
جواز پیشہ ہیزم کشی کا اور فضیلت اوس کی سوال پر اور مذلت سوال کی اور ناجائز
ہونا اوسکا ثابت ہوا اس زمانے مین اولاد شرفا مسلمین سوال سے تو عار نہین کرتی
اور ہر امیر غریب سی اظہار اپنے شرف آبا وغیرہم کا کرکے طالب صدقہ وخیرات
ہوتی ہی لکن اگر کہو کہ تم کوئی حرفہ اختیار کرلو تو اس بات سے اونکو سخت انکار ہوتا ہے
اور عار آتی ہے یہ درحقیقت اختیار کرنا عار کا ہے عار پر اور انکار کرنا ہی حق شرع سے
لاحول ولا قوۃ الا باللہ زبیر بن عوام کا لفظ رفعا یون ہے لان یاخذ احدکم حبلہ
فیاتی بحزمۃ من حطب علی ظہرہ فیبیعہا فیکف بہا وجہہ خیر لہ من ان یسال الناس
اعطوہ ام منعوہ رواہ البخاری یعنی ہیزم فروشی سے آبرو بچانا بہتر ہے بھیک مانگنی سے
یہ حدیث دلیل ہی اس بات پر کہ حرفی مین آبرو رہتی ہے اور سوال سی ذلت نصیب ہوتی
ہے اب جو کوئی حرفی کو بی آبروئی سمجھے تو وہ بڑا احمق بے آبرو ہی اور جو سوال کو
اچھا جانی وہ سخت ذلیل وخوار ورذیل ہی گو آپ کو شریف سمجھے حدیث انس مین آیا ہے
کہ حضرت نے ایک مرد انصاری مفلس سی پوچھا تھا تیرے پاس کیا ہی کہا ایک ٹاٹ
ایک پیالہ پانی پینے کا ہے آپ نی وہ لیکر نیلام کیا اور فرمایا ایک درہم کا طعام لیکر گھرمین

دی اور ایک درہم سے ایک کلہاڑی خریدکر اوسنے اسی طرح کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اوسمین دستہ ڈالا اور فرمایا جا لکڑی کاٹ کر بیچ مین تجھکو پندرہ دن تک پہر نہ دیکھون وہ گیا اور اسی طرح کیا اوس کی پاس دس درہم ہوگئے اوس نی بعض کا کہانا خریدکیا اور بعض کا کپڑا حضرتؐ نی اوس سی فرمایا هذا خیرلك من ان تجئ المسئلة فی وجهك یوم القیامة رواه ابو داود واللفظ له والنسائی والترمذی وقال حدیث حسن یعنی یہ مزدوری تیرے لیے اس سی بہتر ہے کہ قیامت مین یہ سوال ایک داغ تیرے چہری پر ہو معلوم ہوا کہ حرفہ کیسا ہی حقیر کیون نہو لکن پہر بہی سوال کرنے بہیک مانگنے سے بہتر ہے اس حرفے کو ایک شرف یہ بہی حاصل ہوا کہ خود حضرتؐ نی اوسکی کلہاڑی مین دستہ ڈالا اور اوس کو یہ پیشہ تعلیم فرمایا یہ دلیل ہی اسپر کہ احتطاب ایک پاک کمائی اور حلال روزی ہی وللہ الحمد لکڑ کہیڑون کو یہ حدیث سنکر خوشی کرنا چاہیے کہ یہ پیشہ ہمکو سید الانبیاء نی سکہایا ہی ؎

دلا خوش باش کان محبوب جان را   بمسکینان و درویشان سری ہست

سعید بن عمیر کہتے ہین حضرتؐ سے پوچہا تہا کون ساکسب اطیب ہے فرمایا عمل الرجل بیده وكل كسب مبرور رواه الحاكم وقال صحیح الاسناد ورواه البیهقی مرسلاً یعنی ہاتہہ کی محنت مزدوری اور ہر پاک کمائی پاکیزہ کسب ہے دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ حضرتؐ نی اس سوال کی جواب مین کہ افضل کسب کیا ہے فرمایا تہا بیع مبرور وعمل الرجل بیده رواه احمد والبزار والطبرانی ابن عمرؓ کہتے ہین حضرتؐ سے

پوچھا کون کسب افضل ہے فرمایا عمل الرجل بیدہ وکل بیع مبرور رواہ الطبرانی و
رواتہ ثقات رافع بن خدیج کا لفظ یہ ہو قیل یا رسول اللہ ای الکسب اطیب قال
عمل الرجل بیدہ وکل بیع مبرور رواہ احمد والبزار ورجال اسنادہ رجال الصحیح
حدیث دلیل ہی اسپر کہ ہاتھہ کی کمائی اور مزدوری افضل واطیب کسب ہی اسی طرح
پاک صاف لین دین کرنا جسمین کوئی عقد فاسد شرعا نہو پاک کمائی ہوتی ہے مراد
بیع سی اس جگہہ تجارت اشیا ہی جس طرح کہ عمل ید سے مراد ساخت وپرداخت
اشیا بطور دستکاری ہی حکایت کعب بن عجرہ کہتے ہین ایک مرد کا گذر حضرتؐ
پر ہوا ایک صحابی نے اوس کی تیزی اور نشاط دیکھکر کہا کہ ای رسول خدا اگر یہ حال
اسکا راہ خدا مین ہوتا تو کیا اچھا ہوتا فرمایا ان کان خرج یسعی علی ولدہ صغارا
فھو فی سبیل اللہ وان کان خرج یسعی علی ابوین شیخین کبیرین فھو فی سبیل اللہ و
ان کان خرج یسعی علی نفسہ فھو فی سبیل اللہ وان کان خرج یسعی ریاء و
مفاخرۃ فھو فی سبیل الشیطان رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الصحیح یعنے
اگر یہ اپنے چھوٹے بچون کے لیے کمائی کو نکلا ہے تو یہ سعی اس کی راہ خدا
مین ہے اور اگر اپنے بوڑھے ماں باپ کے لیے کمائی کو نکلا ہے تو بھی راہ
خدا مین ہی اور اگر اپنے نفس کی عفت کے لیے نکلا ہے تو بھی راہ خدا
مین ہے اور اگر ریا وفخر کے لیے نکلا ہے تو راہ شیطان مین ہے معلوم ہوا کہ
کمائی کرنا واسطے ہر سہ امر مذکور کے خالی ثواب سے نہین ہی اور کسب وسعی کرنا

تحصیل رزق مین گویا سعی ہے راہ خدامین ہان جو شخص اس لیے کمائی کرتا ہی کہ
لوگون پر زیادت مال سی فخر کرے اور اپنی شخصیت دکہاوے سنائے تو وہ کمائے
اوس کی ناجائز ہے مین کہتا ہون کہ مینے ایسے لوگ بہی دیکہے ہین کہ اون کے
پاس بقدر کفاف کے بی منت خلق و بی ذلت چاکری کے موجود ہے لکن اون کو
شوق روپیہ جمع کرنے اور حکومت حاصل کرنیکا ہر دم دامنگیر حال رہتا ہی اور وہ اپنی
اوقات فارغہ کو غنیمت جانکر کسی عمدہ شغل علم یا عبادت یا حرفت یا تذکیر مین مشغول
نہین کرتے بلکہ بلا ضرورت نوکری پیدا کرکی مال و حکمرانی کی لذت اوٹہاتے ہین
سو یہ ساری سعی اونکی راہ شیطان مین ہوتی ہے ثواب سعی کا تحصیل اسباب رزق
و معاش مین اوسی کے لیے ہی جو واسطی اپنی جان کے یا مان باپ یا اولاد کی جنکا
نفقہ اس کے ذمے پر واجب ہی سعی کرتا ہی بس بس ابن عمر سے رفعا مروی ہے
ان اللہ یحب المومن المحترف یعنی اللہ دوست رکہتا ہے ایماندار پیشہ ور کو رواہ
الطبرانی والبیہقی عائشہ کا لفظ یہ ہی من امسی کالا من عمل یدہ امسی مغفورا لہ
رواہ الطبرانی والاصبہانی یعنی جو کوئی شام تک اپنے ہاتہ سے کمائی کرتا ہے وہ
بخشا جاتا ہے دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہی ان اطیب ما اکلتم من کسبکم وان اولادکم
من کسبکم رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ دارمی کا لفظ یہ ہی ان اطیب ما اکل
الرجل من کسبہ وان ولدہ من کسبہ یعنی پاک کسب وہ ہی جو خود آپ کمائی اور
اولاد بہی اپنا ہی کسب ہی معلوم ہوا کہ اولاد کی کمائی کہانا درست ہی خصوصا اوس صورت مین

کہ ماں باپ نادار ہوں اور اولاد سادار اور اگر ماں باپ سادار ہیں اور اولاد نادار
تو نفقہ اولاد کا ذمہ والدین پر ہے باب صلہ رحم سے اس لیے کہ بعد بلوغ وعقد
نکاح کی کوئی حق واجب اولاد کا ماں باپ پر ثابت نہیں رہتا ہے واللہ اعلم

فصل اس بیان میں کہ رزق حلال طلب کرے کسب حرام سے بچے

انس بن مالک رفعا کہتے ہیں طلب الحلال واجب علی کل مسلم رواہ الطبرانی
واسناد حسن ان شاء اللہ تعالی یعنی طلب کرنا رزق حلال پاکیزہ کا ہر مسلمان پر
فرض ہے یہ طلب شامل ہے اختیار ہر حرفہ جائز شرعی کو ابن مسعود کا لفظ یہ ہے کہ
طلب الحلال فریضۃ بعد الفرائض رواہ الطبرانی والبیہقی یعنی بعد نماز روزے
حج وزکوۃ کے حلال روزی پیدا کرنا فرض ہے یہ اس لیے کہ اگر فرائض بجالایا اور رزق
حرام کھایا تو وہ سب برباد گئے حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ اللہ پاک ہے قبول
نہیں کرتا مگر پاک کو اللہ نے مومنوں کو وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو دیا تھا کہ اے رسولو
تم طیبات کھاؤ عمل صالح کرو اللہ تمہارے کام کو جانتا ہے اور اے ایمان والو تم پاکیزہ
روزی کھاؤ پھر ایک شخص کا ذکر کیا کہ وہ لمبا سفر کرتا ہے گرد آلودہ میلا کچیلا ہے دونوں
ہاتھ طرف آسمان کے دراز کر کے کہتا ہے یا رب یا رب یعنی دعا مانگتا ہے ومطعمہ
حرام ومشربہ حرام وملبسہ حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذلک رواہ
مسلم والترمذی یعنی حال یہ ہے کہ اوس کا کھانا پینا کپڑا غذا سب کچھ حرام ہے بھلا اب
اوسکی دعا کیونکر قبول ہو یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ قبول عبادت و دعا کے لیے

اکل حلال شرط ہی اگر رزق حرام کہا کر عبادت یا دعا کریگا تو وہ مردود ہوگی و لہذا
حدیث ابو سعید خدری مین اکل حلال پر وعدہ دخول جنت کا آیا ہے یہ وعدہ
اوس پیغمبر صادق القول کا ہے جسکی بات کبہی غلط نہین ہوتی فرمایا ہے من اکل
طیبا و عمل فی سنۃ و امن الناس بوائقہ دخل الجنۃ الحدیث رواہ الترمذی و
قال حدیث حسن صحیح غریب والحاکم و قال صحیح الاسناد یعنی جسنے حلال کہایا
سنت کی موافق عمل کیا لوگ اوس کی بدی سے امن مین رہی یعنی کسیکو اوسنے
کچہ ستایا نہین تو وہ بہشت مین جائیگا مین کہتا ہون سلف کو بڑا اہتمام اسی رزق
حلال و اجتناب حرام کا تہا و لہذا اون کی ساری حرکات و سکنات مین برکت
نمایان موجود تہی جب سی اہتمام اس کام کا جاتا رہا اور امتیاز حلال کا حرام سے
اوٹہہ گیا تب سی باوجودیکہ علم ظاہری اور تقوی صوری ہوتا ہے کوئی برکت کسی
عالم یا متقی یا شیخ کی قول و فعل و حال مین نظر نہین آتی نظر کیا خاک آئی کہ سر سے
پاؤن تک لباس و غذا اسی مال شبہ بلکہ حرام خالص سے ہے بلکہ اکثر لوگ اپنی طمع
یا حماقت سی مال حلال کو مخالفت شرع کر کے حرام کر لیتے ہین اور قدر اوس حلال
کی نہین جانتے یہی حال اکثر اہل حرفہ کا دیکہا جاتا ہے کہ کسب طیب کو عقود ناجائزہ
و بیوع فاسدہ کی وجہ سی خبیث کر لیتے ہین اور واسطی ترویج سلعہ کی مرتکب حلف
دروغ وغیرہ امور مکروہہ و محرمہ کے ہو کر حلال کو حرام بنا لیتے ہین ورنہ اصل ہر
برکت و قبول عمل و نجات کی دو چیزون مین ہی ایک اکل حلال دوم صدق مقال

حکایت ابن عباس کہتے ہین یہ آیت سامنے حضرت ؐ کے پڑہی گئی یاایہا الناس کلوا مما فی الارض حلالا طیبا سعد بن ابی وقاص نے کہا ای رسول خدا اللہ سے دعا کیجیے کہ مجہکو مستجاب الدعوۃ کردے فرمایا یا سعد اطب مطعمات تکن مستجاب الدعوۃ والذی نفس محمد بیدہ ان العبد لیقذف اللقمۃ الحرام فی جوفہ ما یتقبل منہ عملہ اربعون یوما وایما عبد نبت لحمہ من سحت فالنار اولی بہ رواہ الطبرانی فی الصغیر یعنی تو طعام حلال طیب کہا مستجاب الدعوۃ ہوجائیگا واللہ کوئی بندہ اپنی پیٹ مین ایک لقمہ حرام ڈالتا ہے چالیس دن تک اوسکا عمل قبول نہین ہوتا جس بندی کا گوشت حرام سے اگتا ہے آگ لائق ہے اوسکو معلوم ہوا کہ اکل حرام مانع قبول دعا ہوتا ہے اور لقمہ حرام کی وجہ سی عبادت چہل روزہ مردود ہوجاتی ہے اور حرامخوار دوزخ مین جائیگا ابن عمر نے کہا جسنے خرید کیا ایک کپڑا دس درہم کو اور اوسمین ایک درم حرام کا ہے قبول نہین کرتا اللہ نماز اوس کی جب تک کہ وہ کپڑا اوس کی بدن پرہی پہر اپنی دونون انگلیان کانون مین ڈال کے کہا کہ یہ کان بہرے ہوجائین اگر انہون نی یہ حدیث حضرت ؐ سے سنی نہو رواہ احمد معلوم ہوا کہ ذرا سا حرام بہت سی حلال کو تباہ کردیتا ہے اور جو حکم اکل حرام کا ہے وہے حکم لباس حرام کا ہے حدیث ابوہریرۃ مین فرمایا ہے لان یاخذ ترابا فیجعلہ فی فیہ خیر لہ من ان یجعل فی فیہ ما حرم اللہ علیہ رواہ احمد باسناد جید یعنی اگر کوئی مٹی لیکر اپنے منہہ مین ڈالی تو یہ بہتر ہے اس سے کہ حرام کہای ابو الطفیل نے کہا جس من کسب

مالا من حرام فاعتق منه ووصل منه رحمه كان ذلك اصرا عليه رواه الطبرانی
یعنی مال حرام سے برده آزاد کرنا یا صلۂ رحم کرنا وبال ہوتا ہے فاعل پر مین کہتا
ہون کہ اس زمانے مین غالب صلۂ رحم اسی مال محرم سے ہوا کرتا ہے نہ واصل
کو کچھ پروا اس کی ہوتی ہے اور نہ ذی رحم کو بلکہ دونون کو علم حرمت کا ہوتا ہے
لکن ساتھ طیب خاطر کی لین دین کرتے ہین یہ جرأت ہے دخول نار پر اللہ اپنے
غضب سے محفوظ رکھے یہ زمانہ حدیث مرفوع ابوہریرہ کا مصداق ہو گیا ہے یاتی
على الناس زمان لا يبالی المرء ما اخذ من الحلال ام من الحرام رواه البخاری والنسائی
یعنی لوگون پر ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے کہ آدمی کچھ پروا نکریگا کہ حلال سے لیا یا حرام
سے اسکا شہود است اسلام مین ایک مدت دراز سے ہو رہا ہے حدیث ابن عباس
مین فرمایا ہے لا تغبطن جامع المال من غير حله او قال من غير حقه فان ان تصدق
لم يقبل منه وما بقی كان زاده الى النار رواه الحاكم وقال صحيح الاسناد یعنی
تو مال کی جمع کرنیوالی پر جو کہ مال کو وجہ غیر حلال یا وجہ ناحق سے جمع کرتا ہے رشک
نکر کہ وہ اگر صدقہ دیتا ہے تو قبول نہین ہوتا اور جو کچھ صدقہ دیکر بچ رہتا ہے وہ
دوزخ کا توشہ ہوتا ہے اس کو بیہقی نے ابن مسعود سے بھی رفعا روایت کیا ہے
کعب بن عجرہ سے کہا تہا وہ گوشت وخون جو حرام سے اگتا ہے جنت مین نجا یگا
وہ تو لائق آگ کی ہے رواہ ابن حبان ترمذی کا لفظ رفعا یون ہے یا کعب انه
لا يربو لحم نبت من سحت الا كانت النار اولى به سحت کہتے ہین حرام کو یا کسب خبیث کو

ابوبکر صدیق کا لفظ رفعا یہ ہی لا یدخل الجنۃ جسد غذی بحرام رواہ ابو یعلی والبزار
والطبرانی والبیھقی وبعض اسانیدھم حسن یعنی جس بدن کی غذا حرام ہی وہ بہشت مین
نجائیگا یہ سب احادیث ادلہ صحیحہ ونصوص قطعیہ ہین حرمت مال حرام واکل حرام ولبس
حرام وغذای حرام ونحوہا پر اور یہ حکم دخول نار کا عام ہی سب حرامخوارون کو خواہ خواص
ہون یا عوام اور خواہ اہل حرفہ وصنعت ہون یا اہل علم وولایت بلکہ جو لوگ مولوی و
درویش کہلاتی ہین اور دنیادار ہوتی ہین چنانچہ اکثر لوگ اس فرقے کے اسی طرح کی
ہین وہ سب سے زیادہ حرامخواری کرتے ہین یہ بات ہمکو ہمارے رب نے
بتائی ہے نکسی اور شخص نے قال تعالی یا ایھا الذین امنوا ان کثیرا من الاحبار
والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل اللہ یہ نص قاطع و
برہان ساطع ہی حرامخوری پر عالمون اور درویشون کی اور انکا کام یہ بتایا کہ راہ خدا سی
لوگون کو باز رکھتے ہین سو شہود اس خبر صادق کا ہر شہر مین موجود ہے آج کل جو لوگ
آپکو مولوی صاحب یا شیخصاحب یا پیر صاحب ٹھیراتے ہین وہ غالبا اکالین بطالین
ہوتے ہین پردہ علم وولایت وشیخی مین کسب معاش کرتے ہین مریدون شاگردون کی
نذر ونیاز کو آمدنی سمجھکر بے تکلف مال حرام کو رزق حلال کی طرح نوشجان فرماتے ہین
اللہ تعالی نی بعد اس ذکر کے یہ ہی ارشاد کردیا ہے فبشرھم بعذاب الیم واسی طرح
تحذیر وانذار مین اکل حرام سی احادیث کثیرہ آئے ہین اسی طرح شارع علیہ السلام نے
ترک شبہات وسماحت بیع وشرا وحسن تقاضی وقضا مین ترغیب عظیم دی ہے

تاکہ اموال ناسوبہ ہر شبہہ وبلاسی بچکر حلال طیب باقی رہین اور کوئی مومن خواہ اہل حرفہ
ہو یا صاحب خرقہ یا اسیر فرقہ حلال چھوڑکر حرام مال کو اختیار نکرے واللہ الموفق ہم نے
گنتی اموال حلال وحرام و وجوہ کسب جائز و ناجائز کی رسالہ سعتہ المجال مین لکھی ہے
مقصود ہمارا لکھنے سے ان اخبار کی اس جگہہ فقط آتنا ہے کہ جب احتراف افضل
مکاسب ٹہیرا اور بیوع مبرورہ اطیب معایش ہوئی تو ہر صاحب حرفہ وبیع کو نواجب
ہے کہ حلال وحرام کا فرق ہر وقت بخوبی سمجہکر اجرای حرفہ وکسب کری کہین یہ نہو
کہ یہ افضلیت واطیبیت بوجہ اختلاط حرام وشبہہ کی مبدل بخبث ورداءت وحرمت
ہوجای اور آخرت کاسب وبایع ومشتری کی برباد جای۔

فصل امین تجار کو ترغیب صدق کی اور ترہیب کذب وحلف وغیرہ سے دی ہے

واسطی صحت وشرف حرفہ کی ایک دلیل واضح یہ بہی ہے کہ کتب حدیث مین
کتاب البیوع یا باب البیع والشرا ساتہہ نہایت بسط بسیط وحکم انواع عقود صحیحہ
وفاسدہ کی منعقد کی گئی ہے اس کتاب یا باب کا تعلق خاص احتراف ومکاسب
متنوعہ سے ہے اقسام بیوع راجع ہین طرف انواع حرف کی اور ہر حرفے کا حکم
جداگانہ وارد ہی یعنی کوئی حرفہ منع ہے اور کسب کرنا اوس کی ذریعہ سی ناجائز اور
اکثر حرف جائز ہین اور اکتساب ساتہہ اونکی حلال طیب ہی سو حرف ممنوعہ سے
اس جگہہ مطلب نہین ہی بلکہ جو حرف شرعا درست ہین اونمین کاسب وتاجر کو راستگوئی

وراست بازی کرنا اور سوگند دروغ اور دروغگوئی سے بچنا بڑی فضیلت کی بات ہی حدیث ابو سعید خدری مین فرمایا ہے التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشہداء رواہ الترمذی وحسنہ یعنی سوداگر سچا امانت دار دن قیامت کی ہمراہ پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون کے ہوگا ابن ماجہ کا لفظ ابن عمر سے رفعا یون ہی التاجر الامین الصدوق المسلم مع الشہداء یوم القیامۃ یعنی سوداگر امانت دار راست کار مسلمان دن قیامت کے ہمراہ شہداء کے ہوگا انس کا لفظ رفعا یون ہی التاجر الصدوق تحت ظل العرش یوم القیامۃ رواہ الاصبہانی یعنی سچا تاجر اوس دن نیچے سایۂ عرش کے ہوگا ان حدیثون مین غور کرنی سے معلوم ہوتا ہے کہ تجارت کو اللہ نی بڑا شرف بخشا ہے اور اہل تجارت کو بڑی فضیلت دی ہی یہان تک کہ اونکو ہمراہ خواص عباد اللہ کے ٹہرادیا فقط اتنی بات پر کہ وہ اپنی سوداگری مین صادق امین تہے کہان وہ تکالیف جو انبیا و صلحا و شہداء کو لاحق حال ہوتی ہین اور کہان یہ آرام کہ تاجر کو فقط خیانت و کذب چہوڑنی پر یہ رتبۂ عالی میسر ہوتا ہے تاجران ایماندار اور سوداگران راست گفتار ان حدیثونکو سنکر اگر گہر شادی کرین تو زیبا ہے کیونکہ یہ غنیمت باردہ لائق قدرشناسی کے ہے اسکی مقابلے مین وہ ارشادات ہین جن مین برائی حلف کی آئی ہے جیسے کہ حدیث حکیم بن حزام مین فرمایا ہے الیمین الفاجرۃ منفقۃ للسلعۃ ممحقۃ للکسب رواہ الستۃ الا ابن ماجۃ یعنی جہوٹی قسم سے مال تو بک جاتا ہے لیکن برکت مٹجاتی ہے

یہی وجہ ہے کہ باوجود تجارت کی اکثر لوگ ضیق معاش مین گرفتار رہتے ہین اگر سچ
بولنے کو اپنا شعار کرتے تو یقیناً اونکی سوداگری مین برکت نمایان حاصل ہوتی
ولکن وہ ایسا نہین کرتے ہین بلکہ طمع دنیا کے پیچھے دیدہ ودانستہ اپنا ضرر
آپ کرتے ہین یہان تو اوس مال کی برکت جاتی رہتی ہے اور وہان زاد آتش جہنم
فراہم ہوتا ہے عبد الرحمن بن شبل کہتے ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ تجار فجار ہین کہا کیا اللہ
نے بیع کو حلال نہین کیا ہے فرمایا ہان ولکن اکثر تاجر حلف کر کے گناہگار ہوتے ہین
اور بات جھوٹی بولتے ہین رواہ احمد باسناد جید والحاکم وقال صحیح الاسناد
جو شخص اپنا مال جھوٹی قسم کہا کر نکاسی کرتا ہے اللہ دن قیامت کو اوس کی طرف
آنکھ اوٹھا کر نہ دیکھیگا اور نہ اوسکو گناہ سے پاک کریگا بلکہ عذاب الیم مین رکھیگا یہ
مضمون حدیث ابوذر مین رفعاً نزدیک اصحاب ستہ کی سوای بخاری کی آیا ہے
ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہی الحلف منفقۃ للسلعۃ ممحقۃ للکسب رواہ الشیخان
ابوداود کا لفظ بجای کسب کے برکت ہی ان حدیثون کو سنکر ہر حالت کا ذب تاجر
کو ماتم کرنا لازم ہی کیونکہ وہ مصداق اس شعر کا ہو جاتا ہے ؎

دیدہ بودم روی تو دانستہ بودم خوی تو	دیدہ ودانستہ خود را در بلا انداختم

ف منجملہ مکاسب کی سب سی بدتر وہ کسب ہی جسمین کچھ لگاؤ ربا کا ہو اس
ربا سے بچنا نہایت مشکل ہے کیونکہ اس کی دروازے بہت ہین اگر ایک در بند کیا
تو دوسرا تیسرا در موجود ہی وکلہم حراماً حدیث ابوہریرہ مین ربا کو منجملہ موبقات سبعہ کے

شمار کیا ہی رواہ الشیخان اور حدیث ابن مسعود مین آکل وموکل ربا پر لعنت فرمائی ہی
رواہ مسلم واھل السنن اور حدیث جابر مین کاتب وشاہدین کو بھی ملعون فرمایا ہے
اور کہا ہے کہ ھم سواء رواہ مسلم وغیرہ اور حدیث ابن مسعود مین کاتب کو بھی ہمراہ
شاہدین کے ذکر کیا ہے رواہ احمد وابو یعلی وابن خزیمۃ وابن حبان اور حدیث
ابو ہریرہ مین فرمایا ہے اللہ پر حق ہے کہ سودخوار کو جنت مین داخل نکرے رواہ الحاکم
وقال صحیح الاسناد ابن مسعود کا لفظ رفعا یہ ہے کہ الربا ثلاث وسبعون بابا ایسرھا
مثل ان ینکح الرجل امہ رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرطھما یعنی سود کے تہتر
دروازی ہین ادنی یہ ہے کہ ماں سی حرام کری ونعوذ باللہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ
الربا بضع وسبعون بابا والشرک مثل ذلک رواہ البزار ورواتہ رواۃ الصحیح وھو
عند ابن ماجۃ باسناد صحیح باختصار والشرک مثل ذلک یعنی ربا کی کچھہ اوپر ستر
درہین اسی طرح شرک کے یعنی ستر ابواب ہین حدیث عبد اللہ بن سلام مین ایک
درہم ربا کو ۳۳ زنا سی اعظم تر فرمایا ہے رواہ الطبرانی یہی مضمون حدیث ابن حنظلہ
مین رفعا آیا ہی بلفظ اشد من ستۃ وثلاثین زنیۃ رواہ احمد برجال الصحیح حدیث
ابن مسعود مین فرمایا ہے بین یدی الساعۃ یظھر الربا والزنا والخمر رواہ الطبرانی
ورواتہ رواۃ الصحیح یعنی قیامت سے پہلے اور اوس کی سامنے سود وحرامکاری و
شرابخواری ظاہر ہوگی سو بخوبی ظاہر ہے یہ علامت ہے قرب ساعت پر ابو ہریرہ
رفعا کہتے ہین لیاتین علی الناس زمان لا یبقی منھم احد الا اکل الربا فمن لم یاکلہ

اصابہ من غبارہ رواہ ابو داود وابن ماجۃ یعنی لوگون پر ایک ایسا وقت آئیگا کہ
اونمین کوئی نہ بچیگا مگر سود کہائیگا اور جو سود نہ کہائیگا اوس کو غبار سود کا پہونچیگا مین
کہتا ہون مصداق اس حدیث کا صدہا سال سی موجود و مشہور ہے ایسے
بیوع و عقود و مکاسب و تجارات بالکل معلوم نہین ہوتے جنمین کچہہ لگاؤ سود
کا نہو بلکہ بعضی ایماندار اسیطرح رواداری ربا کے نہین ہین اور بہت کچہہ احتراز ابواب
ربا سے حتی الامکان کرتے ہین لیکن بسبب عموم بلوی و ابتلاء عامہ خلق کی غبار
نابکار اوسکا اونکو بہی ضرور ہی پہونچ جاتا ہے انا للہ ف وجوہ ناجائز اکثر
حرفت و بیوع مین بسبب قلت علم و کثرت جہل کے پائے جاتے ہین منجملہ اون کی
ربا ایک بلای عامۃ البلوی ہی اس لیی ہم نے ذکر اوسکا اس جگہہ بطور اختصار
واسطی تنبیہ اہل حرفہ کے کر دیا ہے اگر ساری احادیث لکہے جاتے تو طول عظیم
ہو جاتا ہر چند اور مفاسد عقود بہی مال حلال و رزق حلال کو غارت کر کی دائرہ حرمت
یا اشتباہ مین داخل کر دیتی ہین لیکن اون سب مین وبال اس سود خواری کا
سب سی بڑہکر ہے و لہذا شارع نی وعیدات شدیدہ اس باری مین فرمای ہین
اور کسی صورت کو اس حکم عام سے خاص نہین کیا یہ دلیل ہے مزید شناعت
ربا پر اور یہ قول بعض فقہاء کا کہ ربا دار الحرب مین جائز ہے مخالف ادلہ محکمہ کتاب
و سنت ہی قال اللہ تعالی واحل اللہ البیع وحرم الربا اور سود خوارون کو یہ خطاب
کیا ہی فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ اور کسی شکل ربا کو منجملہ اشکال کثیرہ کی کسی جگہہ مین

بہی تو مستثنی نہین فرمایا اسی طرح احادیث صحیحہ علی الاطلاق ذم و وعید ربا مین آئی
ہین تو پہر بمقابلہ اون نصوص قطعیہ کے یہ حکم لگانا کہ اخذ ربا دار الحرب مین جائز ہی
اگرچہ حرب ساتہہ خدا و رسول کے نہین ہے تو پہر کیا ہے مذہب صحیح راجح جمہور علماے
اسلام کا یہی ہے کہ ربا مطلقا حرام ہی خواہ دار الاسلام ہو یا دار الحرب شارع کی سوا
یہ منصب کسی بشر کو نہین ہے کہ وہ اللہ و رسول کی حکم کو منسوخ کردی پہر وہ بہی اپنے
رای مجرد یا قیاس ضعیف یا اجتہاد ضعیف سے ایسی جرات اونہین لوگون کو ہوتی ہی
جو علم کتاب و سنت سے محروم ہین یا تمیز قوی و ضعیف حدیث و روایت و درایت
کا نہین رکہتے ہین والمهدی من هداه الله

فصل آئین ذکر ہی اوائل حرف و صنائع کا

سب سے پہلے جنے اظہار و انشا آلات صنائع و حرف کا کیا اور ملہم بمعرفت حقائق
و خواص اشیا و اسما جمیع لغات و اسماء اصول علم و قوانین صناعات بشریہ و حرف
مکتسبہ ہوا جنپر قیامت تک اعتماد کیا جاتا ہے وہ آدم علیہ السلام ہین جب جنت سے
اوتری تو اونکی ساتہہ سوزن و مطرقہ و سندان و کلبتان تہے اسکو شیخ نے تفسیر سورۂ
حدید مین ذکر کیا ہے محاضرۃ الاوائل مین کہا ہے سب سی اول ملہم خلوق کا حضرت
کمون علمی سے طرف حضرت شال کوفی کے یون ہوا کہ اللہ نی ظہر آدم علیہ السلام سی
عالم ذر مین ذریت ابو البشر کو نکالا اور اونپر جمیع صنائع دنیویہ و حرف بشریہ کو قیامت تک

یعنی الہام کیا ۱۲

کی لیی عرض کیا اور اختیار دیا کہ جو کوئی جس صنعت و حرفے کو چاہے اپنے لیے پسند
کرلی چنانچہ ہر انسان نی ایک صنعت مطابق اپنی استعداد و قابلیت کی اختیار
کرلی پہر جب اون کو وجود دنیاوی مین لایا تو ہر شخص کی زبان وہاتہہ پر وہی صنعت
وحرفت جاری ہوا جو اوس نی عالم ارواح مین اپنے لیے پسند کیا تہا اوسے
بنیاد پر درمیان روحون کی تعارف و تناکر ہوا اور تعلم و تعلیم واقع ہوئی ہر روح نی
اپنی جنس سے وہی کمالات آدمیہ حاصل کیے جو کہ ملائم اوس کی استعداد کے تہے
اور وقت تعارف ازلی روحانی کے مختار ہوچکے تہے ایک گروہ ارواح کا الگ تہلگ
رہا اوس نی کوئی حرفہ اختیار نکیا حضرت غیب روحانی نے فرمایا توبہی اپنے لیے اختیار
کرلی اوس نی کہا ای رب ہمکو ان حرفون مین سے جن کو ہم نے دیکہا کوئی حرفہ خوش
نہین آیا کہ ہم اوسکو اختیار کرتے اللہ نی اون کی لیے مقامات عبودیت و کمالات
عبادات کو ظاہر فرمایا ارواح نی کہا قد اخترنا یا مولانا خذ منک حق جل وعلا نی فرمایا
یاعبادی وعزتی وجلالی لاشفعنکم غداً فیمن عرفکم واحبکم وخدمکم حدیث حسن
بن علی علیہما السلام مین آیا ہی کہ حضرت نی فرمایا اتخذوا عند الفقراء ایادی فان لھم
دولۃ یوم القیامۃ رواہ السیوطی فی جامعہ یعنی فقرا کی ساتہہ احسان کرو کہ وہ کل
دن قیامت کو صاحب دولت ہون گی مراد فقرا سی صلحاء مومنین و اہل تقوی و
طہارت و دین ہین نہ پیرزادی و شیوخ مبطلین اور دولت سے یہ مراد ہے کہ اللہ
اونکی عزت کریگا اور وہ مومنین موحدین کی لیے اللہ کی اون سی شفاعت کرین گی تو

جس شخص نے دنیا میں اون کی ساتھہ اچھا سلوک کیا ہوگا وہ بھی اگر اللہ چاہیگا تو اوس کا عوض ساتھہ اپنے محسن کی کرینگی یعنی بشرطیکہ اللہ کو بخشنا اوس شخص کا منظور نظر رحمت ہیگا ورنہ پیر خود درماندہ شفاعت کجا ؎

تشاغل قوم بدنیاھم	وقوم تخلوا بمولاھم
فالزمھم باب مرضاتہ	وعن سائر الخلق اغناھم

۱ سب سے پہلے جسنی پگڑی سر پر باندہی آدم علیہ السلام ہین جب آدم زمین پر آئی جبرئیل علیہ السلام نی آکر اونکی سر پر دستار لپیٹی اور اونہون نی اپنا ختنہ آپ کیا اس سے حرفہ دستار بندی و حرفہ حجامت کا جواز نکلا ۲ سب سے پہلے جسنی کھیتی کی اور دانہ گندم کاشت کیا آدم ہین کہتے ہین میکائیل دانہ گندم لاکر دیگئے اور کہا کہ یہ تیرا اور تیری اولاد کا رزق ہے اوٹہہ تو اسکو کاشت کر اونہون نی جب اوسکو بویا تو دانہ گندم برابر بیضہ نعامہ کی ہوا پھر لوگون کے عصیان سے قرناً بعد قرن گہٹتے گہٹتے اتنا رہگیا جتنا کہ اب ہی آدم علیہ السلام کی پاس ایک لال بیل تہا وہ اوس سی کھیتی کرتے تھے حرفۂ زراعت اسی جگہہ سے نکلا ہے یہ کسب نہایت حلال طیب ہوتا ہی اگر ظلم و عدوان سی محفوظ رہی اور غیر کی زمین مین دست درازی نکری ۳ سب سی پہلے انواع میوہ جات آدم علیہ السلام نی لگا ی باغ آباد کیے درخت بوی بیج ڈالا کہتے ہین اونکی ساتھہ تیس طرح کی شاخین مختلف درختون کی جنت سے آئی تہین اونکا ہبوط اسی سرزمین ہند مین جبل نود بلدہ سراندیپ مین ہوا تہا پھر اسی

جگہہ سی اولا داون کی ہفت اقلیم مین منتشر ہوکر جا بسی اسی جگہہ سے ہندوستان کو
جنت نشان کہتے ہین اور ام افراد انسان بتاتے ہین بہرحال حرفہ باغبانی کی اصل
اس طرح پر ہے اور یہ حرفہ جائز ہی ۴ سب سی پہلی جس نی دراہم و دنانیر پر نقش کیا
اور سکہ بنایا آدم علیہ السلام ہین کیونکہ اصول آلات صنائع کے ہمراہ اون کی بہشت
سی آی تہی اہل تحقیق کہتے ہین نقش درہم و دینار و حفر معادن زر وسیم لائق حضرت
خلافت کی ہے کیونکہ خلیفہ ماموری ساتھہ امور معاش و اصلاح احوال کون کے
یہان سی سر خلافت آدمیہ کو سمجہنا چاہیے کہ خلیفۃ اللہ کی ہاتہہ پر کیا کیا صنائع بدائع
بوجہ حکمت خلافت کی ظاہر ہوی جو کہ مقتضی تدبیرات کون تہے سیوطی نی ابوہریرہ سے
روایت کیا ہی الدراھم والدنانیر خواتم اللہ فی ارضہ فمن جاء بخاتم مولاہ قضیت
حاجتہ الحاصل اس بیان سی حلت حرفۂ دار الضرب کی ثابت ہوئی وللہ الحمد
اور نیز شرافت اس پیشہ کی جملہ حرف پر نکلی ۵ سب سے پہلے جنہے کتابین مختلف
زبانون مین لکہین آدم علیہ السلام ہین یہ دلیل ہے ثبوت حرفۂ کتابت وعلم لغت پر
فن کتابت اشرف فنون وصنائع وافضل مکاسب طیبہ ہے اس لیے کہ کاتب کتب
منزلہ الٰہی کی تبلیغ کرتا ہے اگر تحریر نہوتی تو اکثر فنون وعلوم ضائع جاتے ما کتب قرّ
وما لم یکتب فرّ ع آی ہم صفحہ ہستی پہ کتابت کی لیے ۶ سب سی پہلی جنہے
سوئی سے سیا اور مشہور بحرفہ ہوا بعد آدم کی ادریس علیہ السلام ہین یہ اخنوخ بن یرد
بن شیث تہے خیاطت کتابت عمل سیوف و آلات وسرج وغیرہ بہت سے حرفے

انہین سے نکلے ہین عوام کا یہ کہنا کہ صنعت ملوار وزین ولگام جمشید سے نکلی ہے
غلط ہے ۷ سب سے پہلے جسنے ناؤ بنائی نوح علیہ السلام ہین یہ پہلے رسول ہین
جو زمین پر بھیجے گئے انکی ناؤ طوفان مین کوہ جودی سے جالگی تھی اللہ نے انکو
وحی بھیجی تھی کہ اصنع الفلک یہ حرفہ بھی اشرف حرف ہے اس لیے کہ ایک بڑے رسول
معزز سے نکلا ہے اسکو درودگری ونجاری کہتے ہین ۸ سب سے پہلے جسنے
چوب ساج کو کاٹا عوج بن عنق تھا وہ اس چوب کو ہند سے لیگیا اوسی سے کشتی
نوح علیہ السلام کی طیار ہوئی بعض نے کہا کہ خود نوح نے ساج کو اللہ کے حکم سے
بویا تھا کہتے ہین سانپ بچھونے نوح ع سے کہا تھا کہ ہمکو بھی کشتی مین لا دلو کہا تم سبب
ضرر وبلا ہو کہا ہم ضمانت دیتے ہین کہ جو کوئی تمہارا ذکر کریگا ہم اوسکو نہ ستائینگے
سو جو کوئی وقت خوف ضرر مار وکژدم کے یون کہتا ہے سلام علی نوح فی العالمین
اوسکو وہ نہ کاٹتے ہین اور نہ ڈنک مارتے وللہ الحمد ۹ سب سے پہلے جسنے اپنا سر
مونڈا جبکہ حکم ادای مناسک کا ہوا ابراہیم علیہ السلام ہین صنعت حلاقت وختانت
انہین کی طرف منسوب ہے کیونکہ ختنہ بھی سب سے پہلے انہین نے کیا تھا بہت سے
حرف بشریہ انہین سے نکلی ہین ولہذا جد انبیا و متبوع امم وممالک ٹھیرے انکی ملت
اکثر التبعیت ہوئی وللہ الحمد یہان سے جواز حرفہ حلق وختان کا ثابت ہوا ۱۰ سب سے
پہلے جسنے صابون بنایا سلیمان علیہ السلام ہین کذا فی المستطرف جس طرح انبیا
دل کو صاف وپاک کرتے ہین اسی طرح صابون لباس کو چرک ظاہری سے صاف

سہرا کر دیتا ہے ۱۱ سب سی اول جسنے کاغذ بنایا یوسف علیہ السلام ہین حرفۂ کاغذ سازی کا جواز اسی جگہہ سے ثابت ہی ۱۲ سب سے پہلے زمرۂ انبیار علیہم السلام مین جسنے تجارت کی صالح علیہ السلام یا ایوب اور ہماری حضرت صلعم ہین خدیجہ علیہا السلام کا سامان قبل بیاہ کی طرف شام کے لیگئے تھے وہان لین دین کیا اونکی تجارت سابق سے اس مرتبہ نفع چند در چند زیادہ ہوا اس لیے اول بائع و مشتری اس ملت محمدیہ کی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین فافہم سر قولہ تعالی لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اور یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے کہ التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشہداء لکن رئیس ملت محمدیہ اور امام دین احمدی حرفۂ تجارت مین عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے اور بعض نے کہا دحیۂ کلبی تھے ۱۳ سب سے پہلے جسنے بکریان چرائین شعیب علیہ السلام ہین اور موسیٰ نے اپنی جان کو اون کی مزدوری مین دیا تھا اور کسی نے کہا کہ اسحق و یعقوب علیہما السلام ہین اور ایک اور گروہ پیغمبرون کا رہی نسبت شبانی کی طرف موسی علیہ السلام کی سو یہ رعایت غنم منصوص قرآن کریم سے ہے ھی عصای اتوکأ علیہا واھش بہا علی غنمی حدیث مین فرمایا ہے کہ مینے بھی چند قراریط پر غنم اہل مکہ کو چرایا تھا اور ہر نبی نے گوسفند کی شبانی کی ہے **حکایت** مسجد اباصوفیہ مین ایک مولوی نے جو اہل ریاست تھا استاذ صاحب محاضرہ پر براہ حسد یہ طعن کیا تھا کہ وہ جوانی مین بکریان چرایا کرتا تھا اب علم مین ہمسر بڑھ گیا ہے اونہون نے

سنکر جواب دیا کہ ہان مین بکریان چراتا تہا اور مجہکو چار متن کتب فقہ کی مع متن فرائض وشرح سراجی کی نوک زبان پر یاد تہے اور مین اپنی لاٹہی ٹیک کر مسائل شرعیہ مین فکر کیا کرتا تہا اور گاؤن والون کو فتوی دیتا مگر کبہی مینے وزرا کی دروازون کی خاک اپنے دامن سے نہین جہاڑی اور نہ کبہی کسی دنیا دار کے گہر گیا جو شخص کہ اس حرفۂ انبیا پر کسیکو عار دلاتا ہی اوسپر خوف کفر کا ہے اور مین اب بہی بکریان چرانی سے کچہہ عار وانکار نہین کرتا ہون عصمنا الله وایاکم عن حرقة الفراشة على ابواب الامراء صاحب محاضرہ کہتی ہین فلینظر الى ملاطفة الشيخ مع ما فيه من انواع اللطائف ۱۴ اسب سی پہلی جسنے زمین مین سیاحت کی اور علائق مکانیہ سی تجرد ہوا عیسی علیہ السلام تہی انکا گذر جزیرہ وطر پر ہوا تہا وہان کے لوگون سے کہا آؤ الله کو مانو میری پیروی کرو تم لوگون کا شکار کروگے کچہہ لوگ اون کے تابع ہوگئے وہ حواریین تہے اور ناقل وناشر انجیل اس جگہہ سی حرفۂ سیاحت وحرفہ قصاری کا جواز وثبوت ہوتا ہے ۱۵ اسب سی پہلی زرہ داود علیہ السلام نی بنائی ہے وہ لوہی کی تختیان بناتی تہے کما قال تعالی والنا له الحديد اس سی جواز وثبوت حرفہ آہنگری کا نکلا ۱۶ اسب سی پہلے زنبیل سلیمان علیہ السلام نی بنائی اونکا حرفہ وکفاف یہی تہا وہ اسی سے اپنی قوت بسری کرتے تہے کسی کو دیتے کہ جا کر بیچ لا ای حالانکہ خدا کی حکم سی جن وشیاطین سب اون کی خادم تہے ۱۷ اسب سے پہلے عمل نحاس یعنے تانبے کا سلیمان علیہ السلام نی کیا الله نی جس طرح لوہے کو واسطی داود علیہ السلام کے

نرم کر دیا تھا اسی طرح تانبے کو واسطے انکی پتلا پانی کی طرح بنا دیا تھا یہ دونون
حرفے ان دونون پیغمبرون کی معجزی تھے ۱۸ سب سے پہلے جسنے کپڑا سیا
اور درزی گری کو پیشہ ٹھیرایا لقمان حکیم ہین روایت مین آیا ہی کہ عمل رجال
ابرار خیاطت ہی اور عمل نساء ابرار غزل یعنی سوت کاتنا چرخہ چلانا ہمارے
حضرتؐ اپنا کپڑا سیتی اپنا جوتا گانٹھتے کما فی الحدیث ۱۹ سب سی پہلے جس نے
درودگری کو حرفہ ٹھیرایا زکریا علیہ السلام ہین حدیث مین آیا ہے کہ نجار تھے
یہی پیشہ خاندان عیسی بن مریم علیہا السلام مین بہی ہوتا تھا ۲۰ سب سے پہلے
جس نی خط سی تفاول کیا ایک نبی تھے منجملہ انبیاء کے حدیث مین آیا ہی کان نبی
من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک کسی نے کہا وہ نبی دانیال تھے کسی نے
کہا کوئی اور تھے صاحب محاضر کہتی ہین واما الرمل الذی فی زماننا فھو من الطیرۃ
والتکھن ولیس من الفال فی شئ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یحب الفال
ویکرہ الطیرۃ والفال ما کان بطریق البشری والاستبشار لا تردد فیہ ولا حکم
بالماضی ولا بالمستقبل والطیرۃ بای شئ کان حرام وھو ما فیہ تردد وتشاؤم
وکان السلف الصالح من الصحب والتابعین یتفاءلون بکتاب اللہ وغیرہ من الکتب
استبشارا وتبرکا بہ ولا یعتبرون الحکم ولا یترددون بل یستخیرون اللہ و
یتوکلون علیہ واما طریقۃ العوام فی الفال من اعتبار الحروف نحسا وحکما
فحرام بالاجماع فانہ من الطیرۃ المنھی عنھا کما ذکرہ اھل الحدیث فی شروح الصحاح

انتہی یعنی یہ رمل آج کل کا شرک ہی اور یہ فالنامہ جو عوام مین رائج ہی بالاجماع حرام
ہے ۲۱ سب سی پہلے جسنے پوستین بنایا اور اوس کو نکا کر پاک کیا اور کہال
درندون کی شکار کرکے پہنی ہوشنج شاہ بادشاہ دوم بنی آدم تہا پہر زمانۂ ادریس
علیہ السلام مین سینا کپڑی کا نکلا اس سی جواز حرفۂ خیاطت و پوستین دوزی کا
ثابت ہوا ۲۲ سب سے پہلے جسنے دباغت انواع چرم وادم کی نکالی اور
اس حرفے کے ساتہہ شہرت پائی طالوت بادشاہ بنی اسرائیل ہی قبل بادشاہت
کے یہ دباغ تہے پہر اللہ نی اونکو منتخب فرماکر زمن داود علیہ السلام مین بادشاہ
کردیا ۲۳ سب سے پہلے جسنے یہ دیگچی تراشی بنو سطف قبیلۂ کنانہ مین سے تہی
یا قبیلۂ اسد مین سی تہی ذکرہ فی القاموس ۲۴ سب سی پہلے جسنے ترازو کی زبان
وضع کی عبداللہ بن عامر تہے ورنہ پیشتر لوگ شاہین سے وزن کیا کرتے تہے
۲۵ سب سی پہلی جسنے صنعت شیشہ گری نکالی اور پہر سے آبگینہ بنایا فیلسوف
منجم اموی ہی یہ ۲۷۴ھ مین تہا یہی موجد ترتیب موسیقی و وضع آلۂ میقات نام کا
بہی ہے اس آلہ سی شناخت اوقات کی بغیر رسم و مثال کی ہوتی ہے یہ شخص منجم
ماہر و حکیم شاعر تہا ۲۶ سب سے پہلے جسنے منجملہ عورتون کی قطع و برید کپڑے
کی نکالی اور سیا سارہ علیہا السلام ہین جبریل علیہ السلام نی ایک خرقہ جنت کا لاکر
دیا اور کہا کہ سارہ کو دو اونہون نی اوسکو چیر پہاڑ کر بوتا اور سیا اصل نام انکا
لسیارہ تہا ۲۷ سب سی پہلی اسلام مین جسنے مہمانخانہ بنایا عثمان رضی اللہ عنہ ہین

۲۸ سب سے پہلے جس نی جہاد کیا اور غلام بنایا اور کفار سے مقاتلہ کیا اور ہتہیار اوٹہایا اور قلم سے لکہا اور حساب مین نظر کی اور روئی کا کپڑا پہنا اور جامہ پنبہ کو نکالا ادریس علیہ السلام ہین ۲۹ سب سی پہلی جنے نشان کہڑا کیا اور کمان بنائی اور راہ خدا مین چلائی ابراہیم علیہ السلام ہین ۳۰ سب سے پہلے جس نی دودہ دوہا پنیر بنایا گہی نکالا یوسف علیہ السلام ہین انہون نی قید خانے کے اندر یہی کام کیا ۳۱ سب سی پہلی جنے اقران کی ساتہہ مبارزہ کیا اور خصم سے کشتی کی انبیا مین داود علیہ السلام ہین انکا مبارزہ ساتہہ جالوت کے ہوا تہا انہون نے ایک ایسا پتہر اوسکو جڑا کہ وہ مرگیا اوسپر طالوت نی اپنے دختر کا بیاہ انکی ساتہہ کردیا اور نصف ملک عطا کیا کتب سیر مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ابوجہل کو واسطی مبارزہ کی بلایا تہا چنانچہ وقت کشتی کے اوسکو اوٹہا کر اوندہا دی مارا اسی طرح دن بدر کی علی و حمزہ و عبیدہ بن الحارث نی عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ و ولید بن عتبہ سی مبارزہ کیا تہا اوسپر یہ آیت آئی ہذان خصمان اختصموا فی ربہم امام مبارزین پیغمبرون مین داود علیہ السلام ہوی اور اولیا مین علی بن ابی طالبؓ پہلوانی و بہادری و رزم آرائی بہی گویا ایک صنعت عمدہ و مباح ہے ۳۲ سب سی پہلے جس کو کہانا مال غنیمت کا حلال ہوا اور اوس کو حرفہ و سنت ٹہیرایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین ورنہ اگلی پیغمبرون کو غنیمت کا مال کہانا درست نہ تہا اگرچہ لڑتے اہڑتے اور پکڑکر غلام بناتے ستہے یہ حرفہ اشرف حرف ہی اور مخصوص بامت اسلام ہے فضائل اسکی قرآن و

حدیث مین شمار سحر باہر آئی ہین اور اسپر اطلاق لفظ تجارت کا کیا ہے اور یہ تجارت تا
قیام ساعت جاری رکھی گئی ہے عدل عادل جور جائر اوسکو باطل نہین کریگا
یہان تک کہ آخر امت ہمراہ عیسی بن مریم علیہما السلام کی دجال جدال سی مقابلہ کریگی
و سید احمد صاحب محاضرہ نی کہا ہے اول من حل لہ الارتزاق بمال الغنائم فی سبیل اللہ
سیدنا و رسولنا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لان الغنیمۃ فی الجہاد ما حلت
لاحد قبلہ و الجہاد حرفۃ سید المرسلین فھو امامھم و مقتداھم فی حرفتہم
وکفاھم ذلک بین الانام شرفا انتہی حاصلہ ۳۳ سب سی پہلی جسنے اپنی جان
کو مستاجر بنایا اور مزدور ٹہیرایا موسی علیہ السلام ہین یہ شعیب علیہ السلام کے اجیر تھی
جس طرح کہ قرآن مین آیا ہی ان خیر من استاجرت القوی الامین اسی طرح حضرت
قبل بعثت و دعوت کی طرف سی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گماشتہ تجارت ہو کر طرف
شام کی گئے تھے اور سب سی پہلی اولیا مین ابراہیم بن ادہم نی مستاجری اختیار
کی تھی یہ باغ و کھیتی کی نگاہبانی کرتے اور دن کو مزدوری کرتے اور رات کو نماز پڑہتی
اسی طرح احمد سبتی قطب وقت تھے سنیچر کی دن اجرت پر کام کرتی اور ہفتہ بھر عبادت
مین بسر کرتے فقراء مستاجرین صاحب حرفہ اونہین کی طرف منسوب ہین اسی طرح سلف
صالح احتراف و استیجار کرتے اور قوت حلال کو پیشہ و مزدوری سے بہم پہونچاتی تھی
ایکبار علی مرتضی نے ایک باغ کی آبکشی مزدوری پر کی تھی حسن بصری کہتی تھے
کہ الدرھم الحلال اشد من لقاء الزحف یعنی ایک درہم حلال کا بہم پہونچانا جنگ

کرنی سے بہی زیادہ مشکل ہی آمین اشارہ ہی طرف قلت مال حلال کی او حدیث مین
آیا ہی کہ ان اللہ یحب العبد المحترف یعنی اللہ بندہ پیشہ ور کو دوست رکہتا ہی حکایت
ایک شخص نے حرفہ ترک کردیا تہا داود علیہ السلام نی اوس سے کہا یا ھذا اعمل و کل
ای شخص تو کام کرکی کہا فان اللہ یحب من یعمل و یاکل اس لیے کہ اللہ دوست رکہتا ہی
اوس شخص کو جو محنت مزدوری کرکے کہاتا ہے ولا یحب من یاکل ولا یعمل اور دوست
نہین رکہتا ہی اوسکو جو کہاتا ہے اور کام نہین کرتا مین کہتا ہون ساری خلق خدا کی
کسی حرفے یا تجارت یا عمل کے ذریعہ سی قوت بسری کرتی ہے مگر ایک پیرزادی
فقیر مشائخ مولوی واعظ صوفی کہ یہ لوگ غالبا سوال کرکے یا دہوکا دیکر یا معتقد فیہ
بنکر یا ترک و تجرید ظاہر کرکی یا استحقاق علم و ولایت جتاکر رزق حرام سے شکم پروری کرتی
ہین اور باوجود تندرستی اعضا و صحت جوارح و عافیت تن کے کوئی عمل و کسب
و حرفہ اختیار نہین کرتے مال مفت کی انتظار مین رہتے ہین او صدقات و خیرات
کو حرفہ سمجہتی ہین سو یہ حرفہ بدترین معایش سے ہے اور اسکی حرمت مین کچہہ شک و شبہہ نہین ہے
دن قیامت کی یہ حرفہ حرقہ ہوجائیگا الا من رحمہ اللہ و حفظہ و سلم و قلیل ما ھم و
قلیل من عبادی الشکور ہماری سلف صالح ترک حرف کرکے اگر اسی طرح مدارس
و خانقاہون مین بیٹہہ رہتے اور وظائف اوقاف و اوساخ مردم پر قناعت کرتی تو
ہرگز یہ دین منتشر نہوتا اور سب لوگون مین رواج اسی مفت خواری و بیکاری کا ہوجاتا
اور کوئی برکت و خلوص کسی عمل و دین مین ظاہر نہوتی اسی جگہہ سے یہ فتوی دیا ہی

فقیہ مدرسہ دی مست بود فتوی داد   کہ می حرام ولی بہ زمال اوقاف است

سلف آج اگر اس زمرۂ اولیای حال و علمای قال کو ملاحظہ کرتے تو ہرگز خاموش نرہتے ہلکہ آمادۂ وعظ و نصیحت ہوکے راہ راست پر لاتے یا سنت اسلام سی خارج ٹھیراتے ولنعم ماقیل ؎

ترسم کہ صرفہ نبرد روز بازخواست   نان حلال شیخ ز آب حرام ما

حکایت داود علیہ السلام نی دیکھا کہ کچھ فرشتے مردون کی صورت انکی بابت مین تنازع کرتے ہین ایک فرشتے نی دوسری سی کہا کہ ہم داود مین کوئی عیب سوا اسکی نہین دیکھتے کہ وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے نہین کہاتا ہے اور نہ کوئی پیشہ کرتا ہے انہون نی سنکر ایک دم اپنے جی مین تفکر کیا پھر اللہ سی مناجات کی اور کہا ای رب مجھے کوئی حرفہ نہین آتا ہے تو میرے لیے کوئی حرفہ پسند فرما دی اللہ نے زرہ بنانا پسند فرمایا کما قال تعالی و علمناہ صنعۃ لبوس وقال والنا لہ الحدید یہ حرفہ اونکا معجزہ تہا اسطرح سب انبیاء علیہم السلام کی سارے حرفے قبیل معجزات سے تھے و ما احسن ماقیل ؎

توکل علی الرحمن فی الامر کلہ   ولا ترغبن فی العجز یوما عن الطلب

الم تر ان اللہ قال لمریم   وھزی الیک الجذع یساقط الرطب

ولو شاء ان تجنیہ من غیر ھزۃ   جنتہ ولکن کل شیء لہ سبب

بالجملہ محاسن مکاسب و حرف و صنائع کے بہت ہین حرفہ کرنے سے کسی کی شرف و فضل مین کچھ تفاوت نہین آتا ہے بلکہ محترف کا رتبہ بڑھجاتا ہے ولنعم ماقیل ؎

ولیس علی عبد تقی نقیصۃ اذا صحح التقوی اذا حاک او حجم

یعنی متقی ہوکر اگر حیاکت یا حجامت اختیار کی ہے تو اس سی کوئی عیب نہین لگتا ہے کیونکہ یہ حرفی شرعا مباح ہین باب حرف کا بہت وسیع ہی انبیا و اولیا و صلحا و علما و رواۃ حدیث حملۂ قرآن ہمیشہ حرفہای مباح و فاضلہ کرتے رہے ہین اگر یہ بات منفعت کی نہوتی تو شرع اجازت احتراف کی ندیتی او منقبت مکاسب حلال اور تجار صادقین کی بیان نہ فرماتی حالانکہ اللہ تعالی نی ارشاد کیا ہے رجال لا تلھیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ لفظ تجارت و بیع مین ساری حرف داخل ہین سوا حرفہای ناجائز کرف اہل حرف سی انتساب حرف مین طرف واضعین اولین کے اغالیط واقع ہوی ہین اور باہم تفاضل مین کبھی نوبت قتال وجدال کی بہی آگئی ہے اور تقدم و تاخر مین نزاع ہو چکا ہے مثلا اہل دباغت کہتے ہین کہ یہ صنعت اخی اودن نام کی ہی یہ شخص اسی دولت عثمانیہ اسلامبولیہ مین تھوڑا زمانہ ہوا کہ گذرا ہے اور اوسکو ایک مرد صالح عامل دباغت بتاتی ہین حالانکہ یہ بات غلط فاحش ہی کیونکہ یہ صنعت منسوب ہے طرف تلمیذ ادریس علیہ السلام کی اوسکا نام ہوشنج شاہ تھا وہ دوسرا بادشاہ بنی آدم کا گذرا ہی ایک حکیم آلہی ملک عادل مومن کامل تھا اور بعض تواریخ مین یون کہا ہی کہ صنعت دباغت منسوب ہی طرف طالوت کی جو کہ زمانۂ داود علیہ السلام مین ایک بادشاہ ایماندار و مجاہد بنی اسرائیل کا تھا غرضکہ انتساب صنعت پوستین سازی و چرم ریزی کا طرف دو بادشاہ کی ہے ہوشنج و طالوت لکن مشہور تر ہے

کہ پوستین سازی ایجاد ہو شیخ ہی وہ لوکھڑی اور گرگ وغیرہ درندون کی کہال لیکر استعمال
مین لاتا اس بنیاد پر امام القرائین ہو تنگ تہا اور امام الدباغین طالوت ہتی صاحب
محاضرہ کہتی ہین حرفہ دباغت مین ایک فضیلت ظاہرہ یہ ہے کہ نسبت اوسکی طرف دو
ملک عظیم کی ہر اور وہ دونون صحبت مین نبوت کی تہے اور بڑی حاجت بنی آدم کو
یہی ہے کہ لباس طاہر نافع ہو مسئلہ ترجیح حرف مین کہا ہی کہ افضل حرف
بعد علم وجہاد کے حرفہ زراعت ہے پہر خیاطت پہر دباغت پہر حلاقت پہر تجارت
اہل علم کہتے ہین جو حرفہ طرف کسی رسول یا نبی کے منسوب ہی وہ اور حرفون سے
افضل ہے یعنی صنعت کی راہ سی اور فضل مقام کو ہوتا ہے اور بعض نے کہا جس
حرفے کے لیے کوئی فضیلت اخرویہ ثابت ہی وہ افضل ہے اسی طرح جس صنعت
کی طرف امر دین واقامت رکن مین حاجت پڑتی ہے جیسے کشتکاری جامہ دوزی
وہ افضل ہے کیونکہ تغذی وستر عورت منجملہ امور دین واقامت رکن اسلام کی ہین تو
جونسا حرفہ امر دین ودنیا مین شدید الاحتیاج ٹہیر یگا وہی افضل ہوگا اور اپنے
اخوات سی اولی واحری سمجہا جائیگا اور جواز مین سب حرف برابر ہین جیسی طبخ وصید
وفن قابلہ حق مین مستورات کی اور تعلیم علم حق مین میانجیون کے اور چابک سواری و
نیلگری وزمینداری وبطاری وفن جوہر فروشی وجراحی وکحالی واتالیقی وخطاطی
وکاشتکاری وسپاہگری وپہلوانی وسباق وسیاق دانی ومہرکنی وعطاری و
انطباع وبزاری وکنحو ہا انمین سی وہ حرفہ جو شرعا ناجائز ہے خارج رہیگا جیسے فن

زنا بیاتیہ مصوری شاہد بازی قلتبانی سطرنج باہو کاری نظارت مومسات نیاوت
دلالی قحبہ گری وبادہ فروشی احتکار غلات بطور ناجائز اخبار نویسی دروغ کی اصل
ونحو ذالک من البیوع المحرمتہ والعقود الفاسدۃ فائدہ قاعدہ کلیہ ہر حرفہ جس کی
طرف انسان کو امر معاد یا معاش مین شرعا یا براہ عادت بشریہ حاجت لگی ہوئی ہی وہ
لازم ہوتا ہی جیسے زراعت خیاطت کتابت وغیرہا ان حرفون کی سیکھنے سکھانے مین
فضیلت ہی ف مقتدای حرف کی شناخت کرنے مین بہی فائدہ ہین اس لیے
کہ اس بات کو معلوم ہو جانی سے کہ فلان حرفہ یا صنعت فلان شخص سے صادر ہوئی
ہے نبی یا حکیم یا بادشاہ مومن یا ولی صالح ایک طرح کا اطمینان طالب حرفہ وصنعت
کو حاصل ہوتا ہی اور اوس کی رغبت اوس عمل کے حاصل کرنے مین بڑہتی رہتی ہے وہ
حرفے جو حکمای مجوس سی صادر ہوئی ہین یا اونکی ملوک سی جیسے جمشید ونمرود سو اونکی
شناخت مین بہی فوائد ہین جیسے تنفیر قلوب کی اونسی مثل اون حرف دنیویہ کی جو شرعا حرام
یا مکروہ ہین اور کمائی کرنا اونکی ذریعہ سی حلال نہین جیسے آلات لہو وطرب ومزامیر
ونقوش صور واسباب لعب مجون ونحوہا کہ اونکو کچہہ تعلق سواد جہاد سے نہین ہے
ولہذا انکا سیکہنا سکہانا بہی درست نہین اور کسب کرنا ساتہہ انکی حرام ہی کما صرح بہ الفقہاء
رہی وہ حرفے جو شریف وعمدہ ہین جیسے بنانا زین اسپ کا یا لگام وکمان وتیر کا سو نسبت
انکی طرف جمشید ونمرود کی غلط العوام ہی اس لیے کہ سب سی پہلے زین ولجام وسیف وقوس
وسہم ادریس علیہ السلام نی نکالا تہا لکن نسبت قوس کی طرف ابراہیم علیہ السلام کو اور نسبت

سہم کی طرف اسمعیل علیہ السلام کی ہی انتہی کلام المحاضرۃ میں کہتا ہون کہ اس زمانہ
مین جدید حرفے او صناعات جدیدہ نکلی ہین اور غالب موجد اسکے وہ لوگ ہین
جو اسلام و ایمان سے بہرہ نہین رکہتے ذکر ان صنائع کا نام بنام مع اسما اوائل
واضعین طلائع المقدور مین مذکور ہے انسان جب کسی حرفے کا سیکہنا سکہانا چاہے
تو پہلی اوس کو کتاب و سنت پر عرض کر لی اور نظر غور سے دیکہہ لے کہ شرعا کوئی کراہت
عدم اباحت تو اوسپر طاری نہین ہوتی ہے تب اوس کو اختیار کرے اور کبہی یہ ہوتا ہے
کہ فی نفسہ وہ حرفہ مباح یا فاضل ہے لیکن بسبب نیت سوء کی ناجائز ہو جاتا ہے یا کوئی
فساد عقد و بیع کا اوسمین آلگتا ہے مثلا تیر سازی مین تین شخصون کو بموجب حدیث
شریف کی اجر ملتا ہے ایک بنانیوالا راہ خدا مین دوسرا چلانیوالا جہاد مین تیسرا
اوٹہا کر دینے والا غرضکہ ایک تیر کے سبب سے تین شخص بہشت مین جاتی ہین یہ
نتیجہ اونکی حسن نیت و صلاح عمل کا ہے اور اگر خدانخواستہ یہ پیشہ واسطی تقویت
اعدای اسلام کی اختیار کیا ہے تو پہر ہرگز حلال الکسب نہوگا اسی طرح کہانا اور بیچنا
انگور کا درست ہے مگر بادہ ساز کے ہاتہہ فروخت کرنا درست نہین وقس علی ہذا
ہر حرفہ پاک فساد نیت و عمل سی ناجائز ہو سکتا ہے اور جو حرفہ ناجائز ہے وہ صلاح
نیت سے جائز نہین ہو سکتا اس قاعدے کی رعایت سے بہت اشکالات
رفع ہو سکتی ہین گناہ وہی ہوتا ہے جو تیرے جی مین تنے بنے اور تو غیر کا آگاہ ہونا
اوسپر پسند نکری استفت قلبك ولو افتاك المفتون

فصل

اسمین یہ بیان ہے کہ قرآن کریم مین جس طرح اصول جملہ علوم وفنون کی موجود ہین
اسی طرح طرف اصول ان حرف وصنائع کے بھی اشارہ فرمایا ہے جن کی ضرورت
ہوا کرتی ہے ہم اس جگہہ ذکر بعض اشیاء کا منجملہ اون کے ترجمان القرآن سے نقل
کرتی ہین ۱ خیاطت یعنی درزی کا کام اسپر یہ آیت دلیل ہے وطفقا یخصفان علیہما
من ورق الجنة اسمین کفش دوزی بھی آسکتی ہے اس لیے کہ لفظ خصف اوس کو بھی
شامل ہے ۲ حدادت یعنی آہنگری کا کام جسکو لوہاری کہتے ہین اسکا ذکر اس
آیت مین ہے اتونی زبر الحدید والنا لہ الحدید ۳ بنا یعنی معماری کا کام اسکا ذکر
کئی آیتون مین آیا ہے قال تعالی والسماء بنیناها باید وقال تعالی یاھامان ابن
لی صرحا لعلی ابلغ الاسباب وقال تعالی صرح ممرد من قواریر ۴ نجارت یعنی
درودگری کا کام جسکو بڑہئی کہتے ہین اسکا ذکر اس آیت مین ہے ان اصنع الفلك
۵ غزل یعنی سوت کاتنا اس کا ذکر اس آیت مین ہے نقضت غزلها ۶
نسج یعنی جلاہی کا کام اسکا ذکر اس آیت مین ہے کمثل العنکبوت اتخذت بیتا لفظ
نسج شامل ہے جملہ انواع نسج کو خواہ کوئی سا کپڑا کیون نہو اور ہاتہہ سے بنا جاے یا
کل سے اور روئی کا تاگا ہو یا چپال کا یا ریشم کا یا اور کچھہ جیسے سن وغیرہ ۷ فلاحت
یعنی کشتکاری کا کام اسکا ذکر اس آیت مین ہے افرایتم ماتحرثون اسکے سوا اور
آیات مین بھی اسکا ذکر آیا ہے اسکو زراعت بھی کہتے ہین یہ افضل مکاسب واشرف

حرفت ہے ۸ صید یعنی شکار بازی کرنا اسکا ذکر چند آیات مین آیا ہے اور مسائل شکار
کی قرآن وحدیث دونون مین مذکور ہین لفظ شکار خواہ کسی آلہ سے ہو یا کسی حیوان
چرند پرند سے سب کو شامل ہے اور تفصیل جائز ناجائز کی سنت مطہرہ سے معلوم
ہو سکتی ہے مثلاً شکار چیتے کا ناجائز ہے ۹ غوص یعنی دریا مین غوطہ مارکر موتی
وغیرہ نکالنا اسکا ذکر اس آیت مین ہی کل بناء وغواص وتستخرجون منہ حلیۃ
تلبسونہا ۱۰ صیاغت یعنی سناری کا کام اسکا ذکر اس آیت مین ہے واتخذ قوم موسی
من بعدہ من حلیہم عجلا جسدا لہ خوار ۱۱ زجاجت یعنی شیشہ سازی کا کام
اسکا ذکر اس آیت مین ہے صرح ممرد من قواریر المصباح فی زجاجۃ ۱۲ فخارت
یعنی خشت پزی کا کام اسکا ذکر اس آیت مین ہی فاوقد لی یا ہامان علی الطین
۱۳ ملاحت یعنی تیراکی کا کام جس کو ملاحی کہتے ہین اسکا ذکر اس آیت مین ہے اما
السفینۃ فکانت لمساکین یعملون فی البحر ۱۴ کتابت یعنی لکھنے کا کام اسکا ذکر اس
آیت مین ہے علم بالقلم اسمین جملہ اقلام نسخ ونستعلیق وغیرہا داخل ہین اسکے سوا اور
آیات مین بہی ذکر کتابت کا آیا ہے او صحابہ وتابعین سے کتابت مصحف وخطوط کی ثابت
ہے ۱۵ خبز وعجن یعنی نان پزی کا کام اسکا ذکر اس آیت مین ہے احمل فوق
راسی خبزا ۱۶ طبخ یعنی باورچی گری کا کام اسکا ذکر اس آیت مین ہے فجاء بعجل حنیذ
۱۷ قصارت وغسل یعنی گاذری کا کام اسکا ذکر اس آیت مین ہی وثیابک فطہر
وقال الحواریون یہ حواری دہوبی تہے ۱۸ جزارت یعنی قصابی کا کام اسکا ذکر اس

آیت مین ہے الاماذکیتم ۱۹ بیع وشرا یعنی تجارت کا کام اسکا ذکر کئی جگہہ آیا ہے
رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ ۲۰ صبغ یعنی رنگریزی کا کام اس کا ذکر
اس آیت مین ہے صبغۃ اللہ و بیض وحمر اسمین جملہ انواع الوان داخل ہین ۲۱
نجارت یعنی سنگ تراشی کا کام اسکا ذکر اس آیت مین ہے وتنحتون من الجبال بیوتا
۲۲ کیالت یعنی وزن کشتی کا کام اسکا ذکر بہی کئی جگہہ آیا ہے ویل للمطففین الذین
اذا اکتالوا علی الناس یستوفون ۲۳ رمی یعنی تیراندازی کا فن اسکا ذکر اس آیت مین ہے
وما رمیت اذ رمیت واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ تفسیر قوت کی حدیث مین تیراندازی
آئی ہی لکن عبرت عموم لفظ کو ہے نہ خصوص سبب کو جتنے انواع قوت کے آلات حرب
وضرب مین ہین اور جو ایجاد ہوتے رہین گی وہ سب اس حکم مین داخل ہین جیسی توپ
بندوق غلیلہ ونحوہا مع جملہ اقسام وانواع اسی طرح کریمہ ما فرطنا فی الکتاب من شئ مین
ساری جہان کی آلات وضروب اکل وشرب ونکاح وجملہ وقائع کائنات جو کتاب اللہ
مین مذکور ہین داخل شامل ہین ۲۴ فن لشکر سازی اس کا ذکر اس آیت مین ہے
واجلب علیہم بخیلک ورجلک اور کریمہ ویخلق ما لا تعلمون عام ہی ساری صنایع کو جو
قیامت تک دنیا مین باذن وخلق آلہی عدم سی وجود مین آتی رہین گی غرضکہ جو شخص قران
مین جتنا زیادہ غور کرتا ہے وہ بقدر اپنی استعداد کی بدلالت نص یا باشارت نص
استنباط ہر صنعت وحرفہ وفن وعلم وغیرہا کا کر سکتا ہے یہ درحقیقت ایک معجزہ ہی اس کتاب
عزیز کا رب زدنی علما اسی طرح کتب سنت مطہرہ مین اشارۃ وحکایۃ وتمثالا ذکر بہت سے

حرف وصنائع کا آیا ہے جیسے سیف رانی و تیر اندازی و سپر سازی و عطر فروشی و آہنگری و ملاحی و طباخی و نجاری و نساگری و کشتی و نحو ذلک اس جگہہ اگر اون حدیثون کو لکھا جاتا ہی تو طول مفرط ہوگا عالم سنت پر یہ احادیث مخفی نہین ہین یہ ذکر یہان تک تو حرف و اہل حرف کا تہا اب مین یہ کہتا ہون کہ عالم باللہ کا حرفہ یہ ہے کہ اپنے علم سے نفع لی اور جاہلون کو نفع دی یہ وہ حرفہ طیبہ ہی جس کو اللہ نی واسطی سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیار فرمایا تہا اور قرآن و حدیث فضائل و مناقب سے اس حرفہ علم دین کے مشحون ہین یہان تک کہ حضرت نی ارشاد کیا ہے انما بعثت معلما اور فرمایا ہے رب زدنی علما دنیا مین جتنے حرفے اور اہل حرفہ ہین سب پر اسی حرفہ تعلم و تعلیم کو فضیلت نمایان حاصل ہے کوئی پیشہ اس پیشۂ دانشمندی سے اگا نہین کہاتا و لہذا القرآن مین آیا ہے هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون اور فرمایا ہی والذین اوتوا العلم درجات سو یہ حرفہ عبارت ہے علم کتاب و سنت ہی سے بس کیونکہ جو علم ان دو اصل اصیل سے خارج ہے وہ فن و صنعت یا حرفہ محض ہے نہ علم بہر بہتر علم جسپر اجماع امم ہے علم توحید باری تعالی ہے او شناخت اوس کے اسماء و صفات و افعال کی یہی علم ہمراہ عالم کے قبر مین بہی باقی رہتا ہے او حشر تک ساتھہ جاتا ہے اور ان شاء اللہ تعالی جنت کے لیے رفیق طریق ہوگا اور دار الخلد مین جلیس انیس رہیگا اور عذاب برزخ و عقبے سے نجات دیتا ہے اور دنیا مین اللہ پاک کا مقرب بنا دیتا ہے علم احکام اسلام سی فقط یہ مقصود ہے کہ مومن حلال

وحرام وجائز وفرض ومستحب کو ایک بار پہچان لی اور بموجب اوس کی کاربند رہی کچھہ تمام عمر
کا اسی علم فقہ میں صرف کرنا مطلوب نہیں ہے وہ علم جسمین انفاس عمر کو صرف کرنا چاہیے
یہی علم توحید ومعرفت الٰہی ہے ذکر او نکا اس باب مین رسالہ کشف الستر بہت خوب
تالیف ہوا ہے اور واسطی دریافت منجیات مہلکات کی جسکو علم معاملہ کہتے ہین مختصرات مین
رسالہ لسان العرفان اور رسالہ منجیات مہلکات کفایت کرتے ہین اور واسطی ادا نماز
روزہ زکوۃ وحج کی طریقہ سنت وآداب صلحا پر رسالہ نیل المنفعۃ ورسالہ ضوء الشمس
اپنے باب مین استاد شفیق ہین اور واسطی احتراز کے ذنوب کبائر سے خواہ متعلق
قلب ہون یا متعلق قالب یعنی ظاہرا و باطنا رسالہ قواطع وقوارع شیخ مرشد کا حکم
رکھتے ہین علم فقہ وسنت مین اگر ہمت مطالعہ کتب مطولہ کی نہین ہے تو رسالہ مختصرہ
فتح المغیث اور نہج مقبول وبنیان مرصوص وعرف الجادی بس کرتی ہین عقائد مین کتاب
معتقد منتقد ورسالہ استقاد واجتہاد ورسالہ قائد وعقیدہ سنی وقطف الثمر راہنما اور راہبر ہین بالجملہ
مومن خدا طلب نجات خواہ کو اس قدر علم واسطی درستی ایمان وچستی اسلام واذعان
احسان کی کفایت کرتا ہے یہ سب گنتی کی چند رسائل ہین اکثر اردو اور بعض فارسی و
عربی جنے انکو ساتھہ حسن نیت وصفای طویت کے حاصل کرلیا اور وہ پاک طینت غیر متعصب
مصلح حال تھا تو انشاء اللہ موافق اصطلاح اہل اللہ کے عالم باللہ ہو جائیگا گو اوس نی کتب
درسیہ معمولیہ مروجہ مدارس پر پورا عبور نہ کیا ہو بلکہ جو علم اوسکو قرات ودراست وفراوت
کتب فقہ وغیرہ فنون متداولہ اسلامیہ سے تحقیقا وتنقیحا وتصحیحا حاصل نہوگا وہ ان چند

رسائل مشارالیہا سے میسر آئیگا اور جو فیوض و عبور صحبت علمای زمان و فضلای دوران
سے حاصل نہین ہوسکتا ہے اوس سی زیادہ ان رسائل مین مشہود و موجود پائیگا ان لله
فی ایام دھرکم نفحات الا فتعرضوا لها یہ حکایت بطور شکر الہی کے گذارش کی گئی ہے
و نہ ما للتراب و رب الارباب۔ جتنے ابواب شریعت حقہ کی نے غالبا اونکو منخول کیا گیا
ہے اور تحریرات اون ابواب کی مسائل محققہ و احکام مرجحہ پر شامل ہین جو بعد محنت و
شقت بسیار اور بیداری شبہای دراز اور تنہائی روزہای گران کے بہی کمتر دستیاب
علمای عصر ہوتے ہین و ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم منصف
معدلت پسند قول کو دیکہتا ہے نہ قائل کو اور شناخت رجال کی حق سے ہوتی ہے
نہ شناخت حق کی رجال سے ؎

داد حق را قابلیت شرط نیست بلکہ شرط قابلیت داد اوست

آج بستم رمضان سنہ ۱۳۰۵ ہجری روز جمعہ کو یہ رسالہ دو روز مین ختم ہوا ختم الله
لنا بالحسنی وزیادہ ورزقنا بمنہ وتفضلہ حلۃ السیادۃ والسعادۃ